دلّی درشن

آؤ بچو! آج دکھائیں
دلّی درشن تمہیں کرائیں
دلّی کی لمبی ہے کہانی
بہت پرانی بہت پرانی
دیش کا اس کو دل کہتے ہیں
سب کی یہ منزل کہتے ہیں
راجے مہا راجے سب آئے
نئے نئے کچھ شہر بسائے
سلاطین بھی دلّی آئے
مغلوں نے دربار سجائے
قطب کا ایک مینار کھڑا ہے
تغلق کا بھی ایک قلعہ ہے
پیر نظام الدین یہیں تھے
خسرو امیر الدین یہیں تھے
اچھی اچھی بات بتائی
موسیقی کی تان سنائی
یہاں پرانا ایک قلعہ ہے
یہیں ہمایوں کا مقبرہ ہے
بچو یہیں پہ چڑیا گھر ہے
چیتا، شیر، بھالو، بندر ہے
شاہ جہاں جب یہاں پہ آیا
شاہجہان آباد بسایا
اُس نے لال قلعہ بنوایا
وہیں پہ چاندنی چوک سجایا
جامع مسجد بھی بنوائی
پتھر کی دیوار اٹھائی
شیش گنج کا گردوارہ ہے
پاس میں گرجا گھر بھی بنا ہے
یہاں پہ جمنا بھی بہتی ہے
ہم سب کو پانی دیتی ہے
کناٹ پلیس میں جنتر منتر
یہیں بڑا سا برلا مندر
لوٹس ٹیمپل خوب سجا ہے
مندر اکشر دھام بنا ہے
یہیں پہ میر و غالب بھی تھے
ذوق، ظفر اور داغ یہیں تھے
انگریزوں نے شہر بسایا
جو کہ نیو دلّی کہلایا
پارلیمنٹ بھی یہیں بنا ہے
یہیں پہ انڈیا گیٹ کھڑا ہے
گاندھی، نہرو، اندرا گاندھی
راج گھاٹ پہ سب کی سمادھی
چھبیس جنوری جب آتی ہے
نئی نئی جھانکی لاتی ہے
پندرہ اگست کو لال قلعہ سے
یہاں ترنگا ہیں پھیراتے
مودی جی بھاشن دیتے ہیں
بچوں کو درشن دیتے ہیں
یہیں پہ کجریوال جی رہتے
دلّی پر شاسن ہیں کرتے
سسودیہ جی نائب ان کے
آئے دن کرتے ہیں جلسے
یہیں پہ شاہد جی رہتے ہیں
کچھ نہ کچھ کہتے رہتے ہیں

شاہد ماہلی
K-302، تاج انکلیو، گیتا کالونی، دہلی

ایک بچہ

مرے اسکول میں ہے اک بچہ
کتنا معصوم سیدھا سادا سا
ہے بہت تیز پڑھنے لکھنے میں
فرسٹ آتا ہے اپنے درجے میں
شاعرانہ مزاج رکھتا ہے
میر و غالب کے شعر پڑھتا ہے
گھر میں سب اس سے پیار کرتے ہیں
ساری بستی میں اس کے چرچے ہیں
ماسٹر جب اُسے پڑھاتے ہیں
خود بھی حیرت میں ڈوب جاتے ہیں
وہ پڑھاتے ہیں اس کو ایک ورق
یاد کر لیتا ہے وہ پورا سبق
جب وہ تقریر کرنے لگتا ہے
علم حکمت کے گل کھلاتا ہے
علمِ سائنس کے امامِ آئے
اس کے اسکول جب کلام آئے
صدر کی اس پہ جب نگاہ پڑھی
چوم لی بڑھ کے اس کی پیشانی
پہلے بچے کو خوب پیار کیا
اس کی آنکھوں کو چوم کر یہ کہا
تیری آنکھوں میں ایسا سپنا ہے
کل کے بھارت کا جس میں نقشہ ہے

عرفان لکھنوی
سیتاپور روڈ، نزد سرور ماٹیسری اسکول، کھدرا، لکھنؤ۔226020